جلد ۳۴ | ۱۱ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۱ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۸۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ شہادت - سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اب مکمل صحت ہے۔ سیر و تفریح کے لئے باہر نکلتے ہیں۔ مگر کسی قدر ضعف اور کمزوری ابھی باقی ہے

آج بعد نماز عصر ڈاکٹر فیروز الدین احمد صاحب آف مدن کی لڑکی شگفتہ اختر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب جناب سید زین العابدین صاحب اور بعض اور اصحاب شریک ہوئے۔ اور دعا کی:

منشی عبد الحفیظ صاحب محلہ دارالرحمت کے ہاں لڑکا تولد ہوا خدا تعالےٰ مبارک کرے:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُلق نرمی و انکساری کا نام نہیں بلکہ ہر قوت کو برمحل استعمال کرنے کا نام ہے

"انسان ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جسکو شجاعت کہتے ہیں۔ جب انسان محل اور موقعہ کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے۔ تو اس کا نام بھی خُلق ہے۔ اور ایسا ہی انسان کبھی ہاتھوں کے ذریعہ سے مظلوموں کو ظالموں سے بچانا چاہتا۔ یا ناداروں اور بھوکوں کو کچھ دینا چاہتا ہے یا کسی اور طرح سے بنی نوع کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جسکو رحم بولتے ہیں۔ اور کبھی انسان اپنے ہاتھوں کے ذریعہ سے ظالم کو سزا دیتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جسکو انتقام کہتے ہیں۔

اور کبھی انسان حملہ کے مقابل پر حملہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور ظالم کے ظلم سے درگزر کرتا ہے۔ اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جسکو عفو اور صبر کہتے ہیں۔

اور کبھی انسان بنی نوع انسان کو فائدہ پہونچانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے کام لیتا ہے یا پیروں سے یا دل اور دماغ سے انکی بہبودی کے لئے سرمایہ خرچ کرتا ہے۔ تو اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جسکو سخاوت کہتے ہیں۔

پس جب انسان ان تمام قوتوں کو موقعہ اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے۔ تو اس وقت اسکا نام خُلق رکھا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ انک لعلیٰ خلق عظیم - یعنی تو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے۔ سو اسی تشریح کے مطابق اس کے معنے ہیں یعنی یہ کہ تمام قسمیں اخلاق کی سخاوت۔ شجاعت۔ عدل۔ رحم۔ احسان۔ صدق۔ حوصلہ وغیرہ تجھ میں جمع ہیں۔

غرض جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب۔ حیا۔ دیانت۔ مروّت۔ غیرت۔ استقامت۔ عفت۔ زہادت۔ اعتدال۔ مواسات۔ یعنی ہمدردی۔ ایسا ہی شجاعت۔ سخاوت۔ عفو۔ صبر۔ احسان۔ صدق۔ وفا وغیرہ۔ جب یہ تمام طبعی حالتیں عقل اور تدبّر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقعہ پر ظاہر کی جائینگی۔ تو سب کا نام اخلاق ہوگا۔ اور یہ تمام اخلاق درحقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں۔ اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقعہ کے لحاظ سے بالارادہ انکو استعمال کیا جائے۔"

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۱ ماہ شہادت ۱۳۲۵ہش

عدم تشدد۔ تشدد میں تبدیل ہو رہا ہے

(از ایڈیٹر)

گاندھی جی کے عدم تشدد کے متعلق ان کے رفیقوں میں سے تو شاید ہی کوئی اصلی معنوں میں اس کا قائل ہو۔ لیکن حیرت اور حیرانی کی بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ خود گاندھی جی بھی اس کے کوئی ایسے قائل نہیں۔ جیسا کہ وہ نہ صرف اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی ایسا بننے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ہندوستان کے پالیٹکس کے متعلق ایک نئی کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام "ڈسکوری آف انڈیا" ہے اس میں انہوں نے ہندوستان کے بعض لیڈروں کے تازہ تاثرات کا ذکر کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں کونٹ انڈیا ایڈیشن کا حوالہ دیتے ہوئے گاندھی جی کے متعلق لکھا ہے۔

"اس مرتبہ آپ واقعی تنگ آ چکے تھے۔ ہندوستان کی آزادی کے عشق اور دوسری لوٹی جا رہی قوموں اور دبے ہوئے عوام کی نجات کی آرزو نے گاندھی جی کے دل و دماغ پر اس قدر زبردست غلبہ پا لیا کہ آپ عدم تشدد کے محبوب ترین نظریہ سے چمٹا رہنا بھی بھولنے لگے۔ قبل ازیں آپ بادل ناخواستہ کانگرس کو اجازت دے چکے تھے۔ کہ ملکی مدافعت اور سرکاری نظم و نسق کو چلانے کے سلسلہ میں عدم تشدد کی پالیسی پر سختی سے پابند رہنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مگر آپ ان سرگرمیوں کی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے احتیاطاً الگ ہو بیٹھے تھے۔ مگر زیادہ دیر تک الگ نہ رہ سکے اور بالفاظ پنڈت نہرو صاحب

"اپنے روائتی ہمدردانہ انداز میں آگے قدم بڑھا کر کونٹ انڈیا کا تاریخی مطالبہ خود مرتب کیا۔ جس میں اعلان کیا گیا کہ آزاد ہندوستان کی عارضی حکومت اپنے مسلح و غیر مسلح ذرائع بیرونی حملہ آوروں کے خلاف استعمال کرتی ہوئی ہندوستان اور دنیا کی آزادی کی جنگ میں متحدہ اقوام سے صدق دلانہ تعاون کریگی"۔

(پربھات ۷ اپریل)

یہ عدم تشدد کے متعلق اس شخص کا طریق عمل ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ عدم تشدد کا بانی اور اس پر عمل کرنے کا کامل نمونہ ہے اور جب کامل نمونہ کی یہ حالت ہو۔ کہ موقع مناسب پر عدم تشدد کو پس پشت ڈالنے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو دوسروں کے متعلق کیا امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اس کی پابندی کرینگے۔

پھر جب گاندھی جی کانگرسی وزارتوں کو ملکی نظم و نسق میں معمولی سے اختیارات ملنے پر یہ فرما چکے تھے۔ کہ سرکاری نظم و نسق کو چلانے کے لئے عدم تشدد کی پابندی کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ تو تمام ہندوستان کی حکومت کی باگ ڈور کانگرس کے ہاتھ میں آ جانے پر کیونکر توقع کی جا سکتی ہے کہ سرکاری نظم و نسق کو چلانے کی آڑ میں غیر کانگرسی طبقوں اور خاص کر مسلمانوں کو انتہائی تشدد سے اپنی غلامی کا طوق پہنانے کی کوشش نہ کی جائیگی۔ اور عدم تشدد کا نام سننا بھی گوارا کرے گا۔

اس کے آثار ابھی سے نظر آ رہے ہیں۔ کانگرس کے بعض ذمہ دار لیڈر مسلمانوں کو کھلم کھلا تشدد اور جبر کے ساتھ اپنے ماتحت بنا رکھنے کے اعلان کر رہے ہیں۔ اور بڑے زور شور کے ساتھ کہہ رہے ہیں۔ کہ کانگرس کی غلامی کا جوا اپنے کندھوں پر نہ رکھنے والے مسلمانوں کے خلاف انتہائی تباہ کن اسلحہ استعمال کئے جائینگے۔ مگر گاندھی جی یہ سب کچھ سنتے اور دیکھتے ہوئے خاموش بیٹھے ہیں۔ گویا انہوں نے ابھی سے کھلی اجازت دے دی ہے۔ کہ کانگرسی مسلمانوں کو اپنی غلامی میں رکھنے کے لئے جس قسم کا بھی تشدد کرنا چاہیں کریں۔

یہ زور آزمائی مسلمانوں کی قلت بے سروسامانی اور ان کے پورے طور پر متحد نہ ہونے کی وجہ سے کی جا رہی ہے مگر انہی حالات کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو انتباہ فرما چکے ہیں۔ اسے نہ بھولنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا۔

"کانگرس کے لیڈروں کو اس موقعہ پر بہت ہوشیاری سے کام کرنا چاہیئے ورنہ انہیں یاد رہے کہ سیاسی حالات یکساں نہیں رہتے اس قسم کے بیج کبھی نہایت تلخ پھل بھی پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ خواہ وہ مانیں یا نہ مانیں اس دنیا کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے اور وہ تعداد میں زیادہ مال میں زیادہ حکومت میں طاقتور قوم کو تھوڑے اور کمزور لوگوں پر ظلم نہیں کرنے دے گا۔ اسلام ہر حالت میں زندہ رہے گا۔ خواہ مسلمانوں کی غلطیوں کی وجہ سے عارضی طور پر تکلیف اٹھا لے"۔

پس ظاہری ساز و سامان پر اپنی کامیابی اور فتح مندی کا انحصار رکھنے والوں کو اٹھتے ہی جبر و تشدد پر کمر باندھ لینے کے اعلانات کرنے کی بجائے عقل و سمجھ اور ہوش و خرد سے کام لینا چاہیئے اسلام سے ٹکرانا اور مسلمانوں کو مٹانے کے ارادے کرنا اپنی بربادی کو آپ دعوت دینا ہے۔ یقیناً اسلام ہر حالت میں زندہ رہیگا۔

ضروری انتباہ برائے نمائندگان مجلس مشاورت

مجلس مشاورت کی سب کمیٹیوں کے ممبران کے تقرر کے لئے جن دوستوں کے نام نمائندگان کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہوں۔ ضروری ہے کہ وہ دوست مجلس مشاورت میں کسی جماعت وغیرہ کی طرف سے نمائندہ منتخب ہو کر مجلس میں شامل ہوئے ہوں۔ کسی غیر نمائندہ کا نام پیش نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی نمائندہ کسی ایسے شخص کا نام سب کمیٹی کا ممبر بنائے جانے کے لئے پیش کریگا۔ جو مجلس مشاورت کا نمائندہ نہ ہوگا۔ تو اس دن کے اجلاس شوریٰ میں حصہ لینے کے حق سے اسے محروم کر دیا جائیگا۔

اس لئے نام پیش کرتے وقت نمائندگان یہ احتیاط رکھیں۔ منظور الدین سکرٹری مجلس مشاورت

"الفضل" کے خریداران کے لئے ایک ضروری اطلاع

جن احباب کو اخبار الفضل کے دیر سے پہنچنے اور بے قاعدہ وی پی جاری ہونے یا عملہ الفضل کی طرف سے خطوط کے جوابات نہ ملنے کی شکایت ہو ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صیغہ الفضل نظارت دعوت و تبلیغ کے ماتحت ہے۔ اس لئے وہ اپنی شکایات ناظر دعوت و تبلیغ کے پتے پر تحریر فرمائیں تا ان کی شکایات کا ازالہ کیا جا سکے۔

اس سلسلہ میں یہ امر احباب کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ دیر سے اخبار پہنچنے کی ذمہ داری زیادہ تر مقامی پوسٹ آفس والوں پر ہوتی ہے اس لئے اپنے شہر کے پوسٹ آفس سے پہلے تحقیقات ضرور کر لینی چاہیئے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

خدا تعالیٰ کا قرب نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے (حدیث قدسی)

جماعتوں کو نفلی یوم التبلیغ مقرر کرنے چاہئیں

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

یوم التبلیغ آیا۔ اور گذر گیا۔ ہر احمدی نے اپنے اپنے اخلاص اور جوش کے مطابق اس میں حصہ لیا۔ مگر یہ ایک فرض تھا جسکو بجالانا ہر احمدی کے لئے ضروری تھا جس نے اس فرض کی ادائیگی میں سستی اور غفلت سے کام لیا۔ وہ مجرم ہے کیونکہ اس نے ایک فرض کے ادا کرنے میں کوتاہی کی۔ اور جو اس ایک دن تبلیغ کر کے اپنے آپ کو فارغ سمجھ بیٹھا ہے۔ وہ بھی غلطی پر ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا قرب نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ فرائض کی ادائیگی تو بہرحال ضروری ہے۔ جسے ادا نہ کرنے کی صورت میں انسان مجرم اور گنہگار ٹھہرتا ہے۔ پس اگر ایک شخص جرم اور گناہ سے بچنے کے لئے کوئی کام کرتا ہے۔ تو صرف اسی پر اسے خوش نہیں ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ اس کے لئے خوشی اطمینان اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ جرم سے بچنے کے بعد جو ایک فرض ہے طوعی نیکیاں اور نوافل بجالائے۔ ایک خادم اپنی ڈیوٹی اور مقررہ کام پورا کرنے پر اپنے آقا سے انعام کا طالب نہیں ہو سکتا۔ وہ تو مقرر ہی اس کام کے لئے ہوتا ہے۔ اگر وہ اسے پورا نہ کرے تو سزا کا مستحق ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے مقررہ کام اور فرائض کے علاوہ اپنی محبت خلوص اور دیانت کا اظہار کرتے ہوئے دوسرے طوعی کام بھی کرتا ہے۔ تو پھر یقیناً اپنے آقا کی خوشنودی اور انعام کا مستحق ہے۔

پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیطرف سے مقررہ یوم التبلیغ تو ایک فرض تھا۔ اور فرض کی ادائیگی ضروری تھی۔ مگر بخاری کی حدیث قدسی کے مطابق انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب فرائض سے نہیں بلکہ نوافل سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں فرض (یوم التبلیغ) سے فارغ ہو کر نوافل کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہم خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کر سکیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جب نوافل سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ تو مقامی طور پر ہر جماعت کو ہمیشہ تبلیغ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر ہفتہ وار، پندرہ روزہ یا ماہوار تبلیغ ڈے مقرر کر کے خود بخود تبلیغ کیا کریں۔ اس طرح ثواب بھی ہوگا۔ اور لوگوں کو ہدایت بھی ہوگی۔ بعض لوگوں نے مشورہ دیا تھا۔ کہ یوم التبلیغ بڑھا دیئے جائیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمیں بجائے فرض میں زیادتی کرنے کے نوافل میں زیادتی کرنی چاہیئے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنی جگہوں پر تبلیغ ڈے پندرہ روزہ یا مہینہ کے بعد مقرر کر کے تبلیغ کیا کریں۔ کیونکہ فرض تو سب پر عائد ہوتا ہے۔ اور نوافل ہر شخص علیحدہ علیحدہ اپنی طاقت اور شوق کے مطابق ادا کر سکتا ہے۔ پس جماعتوں کو نفلی یوم التبلیغ مقرر کرنے چاہئیں بلکہ افراد بھی اپنی سہولت کے مطابق پندرہ روزہ تبلیغ ڈے مقرر کر سکتے ہیں۔ اگر اس طرح تمام جماعتیں اور افراد اپنے اپنے طور پر یوم التبلیغ مقرر کر کے تبلیغ کرنے لگ جائیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا ہونے لگ جائیں۔"

(خطبہ جمعہ ۳ نومبر ۱۹۳۳ء مطبوعہ الفضل ۹ نومبر ۱۹۳۳ء)

پھر ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہماری تبلیغ بعض دلوں کی زمین میں سے غلط عقائد کا گھاس پھونس اکھاڑنے بعض دلوں کی زمین میں ہل چلانے اور بعض دلوں کی زمین میں ایمان کا بیج بونے کا کام دیتی ہے۔ اس پر ہمارا کام ختم نہیں ہو جاتا۔ کیا کوئی عقلمند اور محنت کش زمیندار زمین تیار کرنے کے بعد اسے یونہی چھوڑ دیا کرتا ہے؟ یا زمین میں بیج ڈالکر اپنے کام سے فارغ ہو بیٹھتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ تو پہلے زمین سے گھاس پھونس اور جڑی بوٹیاں اکھاڑ باہر پھینکتا ہے۔ پھر دن رات محنت کر کے اس میں ہل چلاتا ہے۔ پھر بیج ڈالتا ہے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے اردگرد باڑ دیتا ہے۔ زمین کو طاقتور بنانے کے لئے اس میں کھاد ڈالتا ہے۔ بر وقت پانی دیتا ہے نمی کو دیر تک قائم رکھنے اور زمین کو نرم رکھنے کے لئے گوڈی کرتا ہے۔ تب کہیں مہینوں کی محنت کے بعد اسے پھل ملتا ہے

یہی حال ہماری ایک دن کی تبلیغ کا ہے۔ بعض طبائع پر ہماری تبلیغ ان کے دلوں کی زمین میں سے گھاس پھونس اکھاڑنے کا سا اثر رکھتی ہے۔ بعض طبائع پر ہماری تبلیغ ان کے دلوں کی زمین پر ہل چلانے کا سا اثر رکھتی ہے۔ اور بعض طبائع پر ہماری تبلیغ ان کے دلوں میں بیج ڈالنے کا سا اثر رکھتی ہے۔

اب اگر ہم ایک دن کی تبلیغ کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ جائیں۔ تو نہ صرف ہم اپنی محنت اور اپنا بیج ضائع کرنے والے ہونگے۔ بلکہ ہم دنیا کی نظروں میں کم عقل اور کم ہمت اور خدا تعالیٰ کی نظر میں مجرم ٹھہرینگے۔

پس ایک ہی دن کی تبلیغ تو ایسی ہے جیسے کوئی خشک اور سخت زمین پر پانی کا چھینٹا دے کر یا یونہی غیر تیار شدہ زمین میں بیج پھینک کر چلا آئے۔ ایسا بیج کبھی پھل نہیں دے سکتا۔ بلکہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اسے بارآور بنانے کے لئے تو دن رات کی توجہ اور مہینوں محنت کی ضرورت ہے۔

پہلے ہمیں لوگوں کے قلوب کی زمین میں سے غلط عقائد کا گھاس پھوس اکھاڑ کر صاف کرنا ہے۔ پھر اس میں احمدیت کی صداقت کے دلائل اور براہین سے ہل چلا کر اسے ایمان کے بیج کو قبول کرنے کے قابل بنانا ہے۔ پھر اس میں ایمان کا بیج بو کر اسلامی تعلیم کے ذریعہ اس کی آبپاشی کرنا ہے۔ اور پھر اس کے اندر روئیدگی پیدا ہونے پر اسے مادیت کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رکھنے کا انتظام کرنا اور شیطانی حملوں سے بچانے کے لئے اس کے اردگرد پختگی عقائد اور قوت عمل کی باڑ لگانا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام ایک دن کا نہیں۔ بلکہ متواتر اور مسلسل کوشش چاہتا ہے۔

اس لئے ایک دن کی تبلیغ کے بعد ہمارا خاموش بیٹھ جانا درست نہیں۔ اور نہ ہی عمدہ نتائج پیدا کر سکتا ہے خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم تبلیغ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس میں منہمک ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی ہدایات کے مطابق اس کام میں لگ جائیں۔ تا دین اسلام جلد جلد بڑھے۔ اور تمام دنیا پر غالب ہو۔

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل دیالگڑھی

درخواست دُعا

مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی جو تقریباً تین ماہ سے بعارضہ فالج علیل ہیں۔ ان کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ بہت بہتر ہے۔ زبان بہت حد تک صاف ہو گئی ہے۔ اور ہاتھ پیر میں حرکت بھی آگئی ہے۔ گھر کے صحن میں سہارا دیکر ان کو چلایا بھی جانے لگا ہے۔ اس سلسلہ میں جن بزرگوں اور احباب نے دعائیں کیں ہیں۔ ان کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اس سلسلہ میں حیدرآباد کے ایک نہایت معمر بزرگ خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے ۱۰ر فروری سے ۲۱ر مارچ تک مسلسل چالیس روز تک روزے رکھ کر دعائیں کیں۔ چونکہ والد صاحب کو ابھی مکمل صحت ہونے میں کچھ عرصہ اور لگیگا۔ اس لئے احباب جماعت اور تمام بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے واسطے خاص طور پر دُعا کی درخواست ہے۔ محمد یٰسین از لکھنؤ

نائیجیریا کا مہدی

از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم مجاہد لیگوس

سوڈان کے خونین مہدی کی داستان سے اکثر لوگ واقف ہیں اس نے اپنے خیالات کی ترویج سے کس طرح سوڈان کے مسلمانوں کو موت کے دروازہ پر لا کھڑا کیا اور خود بھی کس طرح انجام کار تباہ ہوا۔ سوڈان کے قرب وجوار میں تو یہ کہانی زبان زد عام ہو چکی ہے۔ لیکن دنیا کے دیگر حصوں میں بسنے والے مسلمان بھی تاریخ کے اس خونین ورق سے ناآشنا نہیں ہیں۔ اور وہ اپنی اس غلطی سے آگاہ ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت کسی خونین مہدی کی متحمل نہیں ہو سکتی در اصل بعض احادیث کو ظاہری معنوں پر محمول کرنے سے یہ تمام ابتلا آتے ہیں۔ سیدھے سادے مسلمان الفاظ کی پیروی میں اپنے سر پیر کا ہوش بھی بھول جاتے ہیں۔ اور جس طرف انہیں چلانے کی کوشش کی جاتی ہے وہ اندھا دھند اس طرف لگ پڑتے ہیں۔

حال میں ایسا ہی ایک واقعہ نائیجیریا میں بھی رونما ہوا۔ چونکہ بعض احادیث میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ "مہدی حج کریگا"۔ یہاں کے ایک حاجی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور دوبارہ حج کی غرض سے ایک سو چونسٹھ اشخاص کو (جو مرد و زن پر مشتمل تھے) اپنے ہمراہ لے کر حج کر کے اپنی مہدویت پر مہر تصدیق ثبت کرنے کی ٹھانی۔ مہدویت سے ناآشنا لوگ اس کی طرف نگاہیں جمائے بیٹھے تھے کہ وہ حج سے کامران و کامیاب واپس آئیگا تو وہ بھی اس کے زمرۂ عقیدتمنداں میں شامل ہو کر اس پر ایمان لانے کا فخر حاصل کر سکینگے۔ وہ اس کے ہر قدم کی خبر رکھنے کے لئے کوشاں تھے "آج مہدی صاحب فلاں جگہ پہنچ چکے ہیں اور آج فلاں جگہ"۔

ادھر اس مہدی نے بھی اپنے پراپیگنڈا کے لئے راستہ میں مختلف مقامات سے رنگین خبریں بھیجنی شروع کر دیں حتیٰ کہ جب یہ لوگ سوڈان پہنچے تو نائیجیریا کے بعض اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئیں کہ نائیجیریا کا مہدی سر عبدالرحمٰن سوڈان کے مہدی کے فرزند اور اس کے جانشین کا مہمان ہے اور سوڈان میں ان لوگوں کو بڑی اہمیت حاصل ہو رہی ہے" اس کے طرفدار یہاں خوش تھے کہ یہ قافلہ نہایت کامیابی کے ساتھ مہدویت کی صداقت پر مہر ثبت کر رہا ہے اور واپس آتے ہی یہاں کی اکثریت اس پر ایمان لے آئیگی۔

جب یہ قافلہ عرب کی سرحد پر پہنچا تو وہاں کی پولیس نے مہدی کو اپنی حراست میں لے لیا اور نائیجیریا کی حکومت سے حالات دریافت کرنے کے لئے یہاں تار دیا۔ یہاں سے مکمل تحقیقات کے بعد جو جواب ارسال کیا گیا وہ یہ تھا کہ یہ شخص نیم پاگل ہے اس لئے حراست ہی میں رکھ کر حج کرنے کی اجازت دی جائے وہاں تو ان لوگوں کو اس مصیبت کا سامنا تھا اور یہاں کے بعض اخبارات نے یہ خبریں شائع کرنی شروع کر دیں کہ مہدی صاحب ابن سعود کے معزز مہمان ہیں اور بڑی شان و شوکت کے ساتھ حج کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

سنا گیا ہے کہ حج کے دوران میں مہدی نے ایک دفعہ پولیس کی حراست سے بچ نکلنے کی بھی کوشش کی تھی جو شومیٔ قسمت سے قطعی طور پر ناکام ثابت ہوئی اور اسے پولیس کی جا و بےجا سختیاں برداشت کرنا پڑیں۔ خدا خدا کر کے حج کے ایام ختم ہوئے اور یہ قافلہ واپس لوٹا۔ ابھی یہ لوگ اپنی منزل مقصود یعنی [illegible] (جہاں کا یہ رہنے والا ہے) نہ پہنچے تھے کہ مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ پبلک لیکچروں کے بعد جب سوالات کا موقع دیا جاتا تو زیادہ تر اس مہدی کے متعلق سوالات کئے جاتے اس کے پیرو جن کو لوگ نہایت حقارت سے دیکھتے تھے اپنے مہدی کی صداقت میں یہی امر پیش کرتے تھے کہ اس نے دعویٰ سے پہلے بھی حج کیا ہوا تھا اور اب دعویٰ کے بعد بھی وہ حج کرنے گیا ہے۔ اور یہ مہدی کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔

اب مہدی واپس آ چکا ہے اور اگرچہ اس کے آنے سے قبل ہی اس کے قافلے کے حالات سے لوگوں کو کسی حد تک آگاہی ہو چکی تھی لیکن وہ سب باتیں شنید تھیں اب جبکہ یہ قافلہ واپس آیا ہے تو معلوم ہوا کہ ایک سو چونسٹھ اشخاص میں سے صرف پینتیس ۳۵ اشخاص مہدی کے ساتھ ہیں۔ اس کے اپنے بیان کے مطابق بیس اشخاص راستہ ہی میں لقمۂ اجل ہو گئے اور باقی کے لوگ سوڈان میں رہ گئے ہیں۔

جس روز یہ مہدی Ijebu ode پہنچا۔ شہر میں کہرام مچ گیا۔ تمام وہ لوگ جن کے رشتہ دار اس کے ہمراہ تھے اور واپس نہیں آئے وہ اس کے مکان پر جمع ہو کر روتے پیٹتے رہے۔ حتیٰ کہ بعض مواقع پر مہدی پر غیظ و غضب میں حملے بھی کئے گئے۔ اس کی اپنی والدہ اور ساس بھی راستے ہی میں راہیٔ ملک عدم ہو گئیں چنانچہ اس کے اپنے گھر کے لوگوں نے اس کے ماننے والوں کو مار مار کر گھر سے نکال دیا۔ اور مہدی کو تنبیہہ کی کہ آئندہ اس قسم کا ڈھونگ نہ رچائے۔ ورنہ اس کی خیر نہ ہوگی۔ اس کی مسجد جو اس کے مکان ہی کا ایک کمرہ تھا مقفل کر دی گئی۔ اور دیگر تمام ایسی جگہوں کو جہاں وہ جمع ہوا کرتے تھے ویران کر دیا گیا۔

الغرض مہدی کے جس حج کو اس قدر وقعت دی جا رہی تھی۔ وہی ان لوگوں کے خاتمہ کا باعث بن گیا۔ اور اسے ہر طرف سے لعن طعن کے پیامات موصول ہو رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مہدی کی آمد کا وقت گذرتا جا رہا ہے۔ اور مسلمان اپنی بیتابی میں حیران و پریشان ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ان کی صحیح راہنمائی کی جا سکے اور ان کو ان جھوٹے مہدیوں کے پنجے سے چھڑا کر سچے مہدی کے آستانے پر لایا جائے اے خدا تو ہمیں ایسا کرنیکی توفیق عطا فرما۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

الفضل مورخہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۴۷ء کے پرچہ میں "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" کے زیر عنوان ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس میں ایک دوست نے بتایا ہے کہ ایبٹ آباد میں گذشتہ دنوں جو برفباری ہوئی اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ نشان پھر ایک دفعہ پورا ہوا۔ اس تعلق میں میں بھی عرض کروں کہ واقعی اس سال حضور علیہ السلام کا یہ نشان نہایت شان کے ساتھ پورا ہوا ہے۔

احباب کو علم ہے کہ کشمیر ایک مشہور برفانی علاقہ ہے۔ اس سال کشمیر میں پہلے بہت کم برفباری ہوئی جس سے قحط سالی کا شدید خطرہ لاحق ہو گیا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے اپنی "بات" کو پھر پورا فرمایا۔ اور ۲۴ فروری سنہ ۴۷ء کو جبکہ کشمیر میں بہار کا آغاز ہو چکا تھا خوب برفباری ہوئی۔ اس کے بعد پھر موسم ٹھیک ہو گیا۔ بعض علاقوں میں زمینداره کا کام شروع ہوا کئی قسم کے پھول اور شگوفے نکل چکے تھے کہ دو دن کی موسلا دھار بارش کے بعد اچانک تقریباً ساری وادیٔ کشمیر میں ۲۲ مارچ کو شدید برفباری ہوئی۔ سرینگر کے روزنامہ خدمت نے یہ خبر دیتے ہوئے لکھا "مارچ کے آخری ہفتہ کی یہ برفباری عجیب معلوم ہوتی ہے"۔ اس خبر کا عنوان تھا "کشمیر میں بعد از وقت برفباری" روزانہ ہمدرد سرینگر نے "سرینگر میں غیر متوقع برفباری" کے عنوان سے اس خبر کو شائع کیا اس طرح معاصر "مارتنڈ" روزانہ نے لکھا کہ "پھول پھلواری کمال جوبن پر تھی کہ برفباری ہوئی ہے اس سے کسی حد تک بادام کی فصلوں کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے"۔

اسی پر اکتفا کرتے ہوئے مدعا عرض کرنے کا یہ ہے جس طرح اس نشان کی صداقت متعدد مرتبہ واضح ہوتی رہی ہے اس سال اس برفباری نے اس صداقت میں اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ؎

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

خاکسار عبد الخفاء مدیر "اصلاح" سرینگر کشمیر

تحقیق حق کرنے والے انگریزوں کیلئے کس طرح صداقت اسلام پیش کیجاتی ہے

ایک انگریز کے سوالات کے جواب میں ایک احمدی مبلغ کے مدلل جواب

زندہ مذہب - زندہ رسول اور زندہ خدا اسلام ہی پیش کرتا ہے

خط وکتابت تبلیغ کا ایک نہایت ہی مفید اور مؤثر ذریعہ ہے - کیونکہ اس طرح انسان کو بغیر کسی قسم کی پیچ اور ضد کے ٹھنڈے دل کے ساتھ سوچنے اور غور کرنے کا موقع ملتا ہے - اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو - تو آسانی کے ساتھ حقیقت تک پہنچ سکتا ہے - خوشی کی بات ہے کہ ہمارے مجاہدین تبلیغ کے اس پہلو کی طرف پہلے سے زیادہ متوجہ ہو رہے ہیں - اور نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ٹھوس دلائل پر مشتمل خط وکتابت کر رہے ہیں - چنانچہ مکرم چودہری عبد اللطیف صاحب واقف زندگی - نے اپنے اس قسم کے ایک خط کا جو ترجمہ ارسال کیا ہے - وہ درج ذیل کیا جاتا ہے -

اس سلسلہ میں مزید خوش کن امر یہ ہے - کہ انگریزوں میں ایسے لوگ موجود ہیں - جو مذہب کے ساتھ وابستگی رکھتے اور سنجیدگی کے ساتھ مذہبی امور پر غور کرنے کی ضرورت سمجھتے ہیں - (ایڈیٹر)

ایک روز ہائیڈ پارک میں میری ایک انگریز سے اسلام کے متعلق لمبی گفتگو ہوئی - میں نے اس کا ایڈریس نوٹ کیا - اور محترمی جناب شمس صاحب کی کتاب "اسلام" مطالعہ کے لئے بھیجی - جس کے جواب میں اس نے ایک لمبا خط اعتراضات پر مشتمل لکھا جس کا جواب میں نے اسے بھجوا دیا - اس خط کے بعض حصص ناظرین الفضل کے لئے درج ذیل کرتا ہوں -

استثناء ۱۸/۱۸ کی پیشگوئی کا کون مصداق ہے

ڈیر مسٹر مکلسن (Mrs. ...)

آپ نے استثناء ۱۸/۱۸ کی پیشگوئی کو یسوع مسیح پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے - لیکن مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر آپ کا استدلال درست نہیں -

(۱) یسوع مسیح نے کبھی حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مانند ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا -

(۲) یسوع مسیح نے اپنے دشمنوں سے حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح کبھی جنگ نہیں کی -

(۳) یسوع مسیح نئی شریعت نہیں لائے - بلکہ حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے تابع تھے -

(۴) اس پیشگوئی میں صاف طور پر لکھا ہے کہ آنے والا موعود اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہوگا - اس باب کی آیات ۱۶، ۱۷ اس بات کی وضاحت کرتی ہیں - اور پیدائش ۱۶/۱۲ ، ۲۵/۱۸ سے ظاہر ہے - کہ بنو اسماعیل بنو اسرائیل کے بھائی تھے - لیکن یسوع مسیح بنو اسمٰعیل سے نہ تھے -

(۵) پیشگوئی میں مذکور ہے - کہ آنیوالا موعود خدا تعالےٰ کے تمام احکام کو لوگوں تک پہنچائیگا - لیکن یسوع مسیح کہتے ہیں - "مجھے تم سے اور بھی باتیں کہنا ہے - مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ یعنی روح الحق آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا" (یوحنا ۱۶/۱۲)

(۶) انجیل میں صاف لکھا ہے - کہ یسوع مسیح کے زمانہ میں یہودی تین نبیوں کا انتظار کر رہے تھے - یسوع - ایلیاہ اور وہ نبی (یوحنا ۱/۲۰)

اس سے ظاہر ہے کہ یہودیوں کے اعتقاد کے مطابق یسوع اور وہ نبی ایک نہ تھے -

ان وجوہ کی بناء پر اس عظیم الشان پیشگوئی کو کسی طرح بھی یسوع مسیح کے متعلق قرار نہیں دیا جاسکتا - بلکہ اس پیشگوئی میں صراحتاً حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبر دی گئی ہے - اور یہ پیشگوئی آپ کے وجود باجود میں پوری ہوئی - کیونکہ آپ بنی اسمٰعیل میں سے تھے - آپ حضرت موسےٰ کیطرح صاحب شریعت نبی تھے جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے - انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا (سورہ مزمل آیت ۱۵)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخالفین سے لڑائیاں کیں - اور آپ نے خدا تعالےٰ کے احکام کو پیشگوئی کے مطابق کماحقہ لوگوں تک پہنچایا - چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے - الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (سورہ مائدہ آیت ۳)

پھر قرآن کریم کی ہر سورۃ بسم اللہ سے شروع ہوتی ہے - جیسا کہ پیشگوئی میں مذکور ہے - کہ وہ ان باتوں کو میرا نام لے کر کہے گا پس یہ پیشگوئی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر کسی طرح بھی چسپاں نہیں ہوسکتی -

حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے

پھر آپ نے اپنے خطاب میں اس بات پر بہت زور دیا ہے - کہ یسوع مسیح صلیب پر مر گئے تھے - لیکن آپ کا یہ خیال کسی طرح بھی درست قرار نہیں دیا جاسکتا -

خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح کو صلیب کی لعنتی موت سے محفوظ رکھا - اور یہودیوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا - اگر ہم صلیبی موت کو درست تسلیم کرلیں - تو استثناء ۲۱/۲۳ کی رو سے ہمیں خدا کے ایک برگزیدہ کو نعوذ باللہ لعنتی قرار دینا پڑتا ہے - جو ایک نبی کی شان کے شایاں نہیں - مندرجہ ذیل امور اس امر پر مزید روشنی ڈالتے ہیں - (۱) حضرت مسیح نے اپنے آپکو حضرت یونس سے مشابہت دی ہے - چنانچہ لکھا ہے

"اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں - مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائیگا - کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا" (متی ۱۲/۳۹)

یوناہ نبی زندہ ہی مچھلی کے پیٹ میں رہے ہیں پس حضرت مسیح بھی زندہ ہی زمین کے اندر (قبر) میں رہے - اسجگہ یہ کہنا کہ مشابہت وقت میں ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ حضرت مسیح دو رات اور ایک دن قبر میں رہے نہ کہ تین دن اور رات پس مشابہت زندہ رہنے میں ہے -

(۲) کفارہ کی تمام بنیاد اس امر پر ہے کہ یسوع مسیح نے لوگوں کے گناہ اٹھائے اور صلیب پر جان دے کر ان کے لئے کفارہ ہوگئے - ایک عقلمند آدمی اس سے یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوگا کہ یسوع مسیح نے اس عظیم الشان مقصد کو بجا لانے کے لئے خدا تعالیٰ کے ایماء سے خوشی خوشی اپنی جان دی ہوگی لیکن معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے - وہ صلیب پر جان دینے پر راضی نہ تھے - کیونکہ وہ جانتے تھے - کہ اس طرح یہودیوں کا مقصد پورا ہوجائیگا اور یہ امر ان کی رسالت کے بطلان کے لئے کافی ہوگا - یہی وجہ ہے کہ انہوں نے رو رو کر صلیبی موت سے نجات کے لئے دعائیں کیں - اور اپنے حواریوں کو بھی دعا کے لئے بار بار تحریک کی - چنانچہ لکھا ہے -

"تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" (متی ۲۷/۴۶)

پھر لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اسکی دعا کو قبول کیا -

"اُس نے زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اُسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی" (عبرانیوں ۵/۷)

پس ظاہر ہے کہ یسوع نے صلیب کی موت سے بچاؤ کے لئے دعائیں کیں اور خدا تعالیٰ نے اس کی دعاؤں کو سنا اور اُسے

لعنتی موت سے بچالیا۔ پھر آپ کو علم ہے۔ کہ صلیب کی موت ایک لمبا اور تکلیف دہ عمل تھا۔ مجرموں کو کئی کئی روز صلیب پر چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اور وہاں بھوک اور پیاس سے وہ جان دے دیتے تھے۔ لیکن یہ مسلمہ اور متفقہ امر ہے۔ کہ یسوع مسیح پانچ گھنٹے سے زیادہ صلیب پر نہیں رہے۔ بلکہ سٹنٹن (Stanton) جس نے متی کی تفسیر لکھی ہے۔ نے تسلیم کیا ہے۔ کہ وہ صرف تین گھنٹے صلیب پر رہا تھا۔ پس کیا ایک انسان اتنی جلدی صلیب پر مر سکتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ پس یہ امور بالبداہت ثابت کرتے ہیں۔ کہ وہ صلیب پر نہیں مرے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انسان کو اس لعنتی موت سے بچالیا۔ اور اس طرح یہودیوں کے منصوبے ناکام ہوئے۔

اس امر کو ثابت کرنے کے بعد کہ یسوع مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ان کے متعلق آسمان پر جانے کا خیال بالکل باطل ہے۔ متی اور یوحنا اس بارہ میں بالکل خاموش ہیں۔ صرف مرقس نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

"غرض خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا۔" (مرقس 16/19)

لیکن یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ مرقس کی آخری بارہ آیات بعد میں شامل کی گئیں ہیں۔ اور یہ کتاب کا حصہ نہیں ہیں۔ اس لئے اس کے آسمان پر جانے کے خیال کو مرقس کی ان آیات پر حمل نہیں کیا جا سکتا۔ پس یسوع مسیح کی دوبارہ آمد کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہی دوبارہ آئیگا بالکل غلط ہے۔ کیونکہ وہ مر چکا۔ دوبارہ آمد کا وہی مطلب ہے۔ جس کی تشریح یسوع مسیح خود کر چکے ہیں۔ یہودیوں کا خیال تھا۔ کہ یسوع سے پہلے ایلیاہ آسمان سے آئے گا۔ جب یسوع نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو یہودیوں نے دریافت کیا۔ کہ ایلیاہ کہاں ہے۔ جس کا مسیح سے پہلے آنا ضروری تھا۔ تو یسوع نے جواب دیا۔ کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا ایلیا ہے۔ پس جس طرح یوحنا ایلیا قرار پا سکتا ہے۔ اسی طرح حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود ہیں۔ کیونکہ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب کسی کے دوبارہ آنے کے متعلق خبر دی جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی خو بو پر کوئی اور شخص آئے گا۔

زندہ نبی

پھر آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے۔ کہ یسوع مسیح زندہ نبی ہیں۔ آپ نے اس امر پر بہت زور دیا ہے۔ لیکن میں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یسوع مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ بلکہ دیگر انبیاء کی طرح طبعی موت سے فوت ہوئے۔ پس ان کی ذاتی آمد کا سوال لغو ہے۔ آمد ثانی کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں پورا ہو چکا۔ اس لئے اب یسوع مسیح کو کسی طرح بھی زندہ نبی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن ہم ببانگ دہل کہتے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم زندہ نبی ہیں۔ اور اسلام ہی صرف زندہ اور عالمگیر مذہب ہے۔

عیسائیت صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ جیسا کہ یسوع مسیح خود کہتے ہیں۔ "کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔" (متی 15/24) جب کنعانی عورت نے درخواست کی کہ ایک بدروح میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔ اسے نکال دیں۔ تو یسوع نے مذکرہ بالا الفاظ کہتے ہوئے انکار کر دیا۔ پس عیسائیت تمام زمانوں اور تمام لوگوں کے لئے نہ تھی۔ لیکن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا مشن عالمگیر تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا (اعراف)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر آتا ہے:۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (سورہ مائدہ آیت ۳)

پس اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اور تمام ازمنہ اور تمام لوگوں کے لئے ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تمام ان حالات میں سے گذرے جو انسانی زندگی پر ممکن طور پر آ سکتے ہیں۔ پس آپ نے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق کامل اسوہ چھوڑا ہے۔ جس پر عمل کر کے انسان اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکتا ہے۔ آپ یتیم تھے۔ آپ غیر شادی شدہ بھی رہے۔ پھر آپ نے شادیاں بھی کیں۔ آپ کے اولاد بھی ہوئی۔ آپ غریب بھی تھے۔ آپ امیر بھی ہوئے۔ آپ قاضی بھی رہے۔ آپ بادشاہ بھی ہوئے۔ آپ جرنیل بھی رہے۔ غرضیکہ آپ ہر انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ثابت ہوئے۔ اسی لئے قرآن کریم میں آیا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (سورہ احزاب آیت ۲۱) لیکن یسوع مسیح ان تمام حالات میں سے نہیں گذرے۔ آپ تمام عمر غریب اور بےکس رہے۔ آپ نے شادی نہیں کی۔ آپ کو لڑائیاں لڑنی نہیں پڑیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دنیا کے ہر انسان کے لئے ہر زمانہ میں کامل نمونہ ہیں۔ لیکن یسوع مسیح ہرگز نہیں۔ پس ہمارے رہنما اور سردار ہی زندہ نبی ثابت ہیں۔

پھر قرآن کریم زندہ اور کامل کتاب ہے۔ جو ہر طرح سے محفوظ ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق وعدہ فرمایا ہے۔ کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ (سورہ حجر آیت ۹)

یورپین مستشرقین نے اسلام پر نہایت ہی کمینے حملے کئے ہیں۔ لیکن اس بات پر وہ بالکل متفق ہیں۔ کہ قرآن کریم بالکل وہی کتاب ہے۔ جو ۱۳۵۰ سال قبل تھی۔ لیکن بائیبل محفوظ کتاب ثابت نہیں ہوتی۔ اس میں اتنی کثرت سے متضاد امور پائے جاتے ہیں۔ کہ جن کو کسی صورت میں بھی حل نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً:۔

(۱) "اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا" متی 1/16

(۱) "یوسف عیسیٰ کا بیٹا تھا" لوقا 3/23

(۲) "نہ سونا اپنے کمر بند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے راستہ کے لئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کرتے۔ نہ جوتیاں نہ لاٹھی" (متی 10/9)

(۲) اور حکم دیا کہ راستہ کے لئے لاٹھی کے سوا کچھ نہ ہو۔ نہ روٹی۔ نہ جھولی اور نہ اپنے کمر بند میں پیسے" مرقس 6/8

بائیبل میں متضاد امور کو ثابت کرنے کے لئے بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن خط میں صرف دو ہی ذکر کی جا سکتی ہیں۔ پس بائیبل محرف و مبدل کتاب ہے۔ لیکن قرآن کریم ایک محفوظ کتاب ہے۔ جو اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی دلیل ہے۔ کہ اسلام ہی زندہ اور عالمگیر مذہب ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم زندہ نبی ہیں۔ یسوع مسیح مر چکے۔ عیسائیت پر موت وارد ہو رہی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں۔ کہ صرف ایک ہی مذہب ہوگا۔ یعنی اسلام جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔

زندہ نبی

آخری بات جس کا میں اپنے خط میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے مقربین سے اسی طرح ہمکلام ہوتا ہے۔ جس طرح پہلے کلام کرتا رہا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا نے کلام کی۔ اور آج آپ کے خلیفہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے وہ ہمکلام ہوتا ہے۔ چنانچہ میں اس امر کو ثابت کرنے کے لئے بعض امثلہ ذیل میں لکھتا ہوں:۔ خدا تعالیٰ نے حضور کو اس جنگ عظیم کے متعلق کثرت سے ایسے امور کا علم دیا۔ جو بعینہٖ اسی طرح وقوع پذیر ہوئے۔ اور جنہیں قبل از وقوع شائع کیا گیا۔ اگست ۱۹۳۹ء میں حضور نے رویا میں دیکھا۔ کہ لڑائی جاری ہے اور حضور ایک کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ اور جنگ سے متعلقہ اہم دستاویزات حضور کو دکھائی جا رہی ہیں۔ ان میں سے ایک میں لکھا تھا۔ کہ

برطانیہ نے فرانس کو یہ پیشکش کی ہے۔ کہ دونوں حکومتیں ایک ہو جائیں تاکہ جنگ کو کامیابی سے چلایا جا سکے۔ حضور رؤیا میں بہت گھبرا جاتے ہیں لیکن ایک غیبی آواز آتی ہے۔ کہ یہ تو چھ ماہ قبل کی بات ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ تھا۔ کہ چھ ماہ کے بعد حالات اتحادیوں کے لئے موافق ہو جائیں گے۔ اس رؤیا کا ایک حصہ تو جون ۱۹۴۰ء میں پورا ہوا۔ اور دوسرا حصہ دسمبر ۱۹۴۰ء میں وقوع میں آیا۔ اس رؤیا کا یہ حصہ کہ برطانیہ فرانس کو الحاق کے لئے پیشکش کریگا۔ نہایت صفائی سے پورا ہوا۔ اور یہ دنیا کی تاریخ میں واحد مثال ہے۔ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ خطرہ کے وقت کسی آزاد حکومت نے دوسری حکومت سے الحاق کی درخواست کی ہو۔ ایسی ایک مثال بھی تاریخ کی کسی کتاب سے پیش نہیں کی جا سکتی۔ پس کیا یہ زندہ خدا کا زندہ نشان نہیں۔ اور اسلام کی حقانیت کی واضح دلیل نہیں

پھر حضور کو رؤیا میں ایک بادشاہ دکھایا گیا جو حضور کے آگے سے گذر گیا اور حضور کو الہام ہوا "Abdicated" یعنی معزول شدہ بادشاہ اور اس رؤیا کے چند روز بعد لیوپولڈ (Leopold) شاہ بلجیم کو معزول ہونا پڑا۔

پھر جون ۱۹۴۰ء کے وسط میں حضور کو دکھایا گیا کہ امریکہ کی حکومت نے برطانیہ کو ۲۸۰۰ ہوائی جہاز بھیجے ہیں۔ تاکہ ان کی ہوائی طاقت بحال ہو سکے۔ یہ تین ہفتہ کے بعد بعینہ پوری ہوئی۔

آخر میں میں آپ سے توقع رکھتا ہوں۔ کہ آپ ان حقائق پر خالی الذہن ہو کر غور کریں گے حقیقت الامر یہی ہے۔ کہ آج خدا تعالیٰ تک پہنچنے اور اس کا وصل اور قرب حاصل کرنیکا واحد ذریعہ اسلام قبول کرنا ہے۔ حلقہ بگوش اسلام ہو کر ہی انسان خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد ہو سکتا اور اپنی پیدائش کے مقاصد کو کما حقہٗ پورا کر سکتا ہے

برائے توجہ مجالس خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ترویج تعلیم کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اخلاق کی نگرانی کے لئے تعلیم کی نگرانی ضروری ہے۔ اور یہ اصل کام ہے۔ جہاں جہاں خدام الاحمدیہ کی جماعتیں قائم ہیں۔ وہاں ایک ایسا سیکرٹری مقرر کیا جائے جو دس سال سے بیس سال کے لڑکوں کی فہرست تیار کرے۔ کہ کتنے لڑکے اس جماعت میں ہیں۔ ان میں سے کتنے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور کتنے تعلیم حاصل نہیں کر رہے جو تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ اُن کے والدین کو توجہ دلائی جائے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوائیں۔ اگر اس کے کہنے کے باوجود والدین تعلیم دلانے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو وہ ایسے طور پر مرکز میں رپورٹ کرے۔ کہ مرکز اسکی رپورٹ سے تمام حالات سے آگاہ ہو جائے۔ بہر حال میں چاہتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ جہاں تک ہو سکے تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کریں۔ میرا مطلب تعلیم کو عام کرنے سے یہ ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھیں جو بچے قابل تعلیم ہیں۔ اُن کو تعلیم پر لگایا جائے۔ اور نوجوانوں کے اندر دینی تعلیم کا شوق پیدا کیا جائے۔ اور وعظ و نصیحت کو کام میں لاتے ہوئے لوگوں کے اندر تعلیم سے دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔۔۔۔ اور جہاں زیادہ مشکلات ہوں اُن کے متعلق مرکز کو اطلاع دیں۔"

حضور کے الفاظ کے بعد اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ قائدین اور زعماء اپنی ذمہ داری کو پہنچانیں۔ اور سیکرٹریان تعلیم سے یہ کام کروائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلوص سے کام کرنے کی توفیق دے۔ مرکز میں اس معاملے میں باقاعدہ اور مکمل رپورٹ آنی چاہیئے۔ تاکہ ہم ضروری انتظام کر سکیں۔

(بشارت الرحمن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تبلیغ کے لئے ہر احمدی کچھ فرصت کے دن وقف کرے

ہر احمدی احمدیت کی فوج کا ایک سپاہی ہے۔ جب فوج دشمن کے مقابل برسر پیکار ہو۔ سپاہی کا آرام کے لئے ہتھیار کھول دینا دشمن کو ایسا موقع دینے کے مترادف ہے۔ کہ وہ حملہ کر کے میدان جیت لے۔ پس اس امر کو نہیں بھولنا چاہیئے کہ اسوقت خدا کے خلیفہ کی شیطان سے جنگ ہے۔ اور کہ اس وقت جماعت احمدیہ میدان جنگ میں ہے۔ یہ دنیاوی میدان جنگ نہیں روحانی میدان جنگ ہے ہر احمدی جب تک اپنے امام کے مطالبہ جہاد پر لبیک کہہ کر شریک جہاد نہ ہو گا۔ وہ غازی و مجاہد کہلانے کا حقدار نہیں۔ وہ اس بات کا حقدار نہیں۔ کہ اپنے تئیں صحابہ کرام کا مثیل کہے۔ جو ہر وقت خدا کے نام پر جان دینے کے لئے سر بکف پھرتے تھے۔ ہمارا جہاد تبلیغ ہے۔ اور تبلیغ کے لئے صرف چند دنوں کے وقف کر دینے کا مطالبہ ہے۔ کہ انسان پندرہ ۱۵ بیس روز کے لئے قطعی طور پر گھر بار چھوڑ کر اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر باہر نکل جائے۔ مبارک ہیں وہ وجود جو جلد اس آواز پر لبیک کہیں۔ جو پیارے امام پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق بلند کی گئی ہے۔ ایسے احباب جو اپنی رخصت کے دن تبلیغ کیلئے وقف کر کے باہر دوسرے علاقوں میں جانے کیلئے تیار ہوں۔ دفتر دعوت تبلیغ میں جلد از جلد اطلاع دیں۔ کہ کتنے ایام وہ وقف کریں گے۔ اور کب وقف کریں گے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

میٹرک پاس طلباء اور اُن کے والدین کا فرض

آج اسلام و احمدیت کی اشاعت کیلئے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو ذہین۔ دیندار۔ عالم اور مخلص مبلغ ہوں۔ دنیا کے کام نہ کبھی ختم ہوئے ہیں۔ اور نہ ختم ہوں گے ع کار دنیا کسے تمام نہ کرد۔ وہ نوجوان جو اس سال امتحان انٹرنس میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اُن کے لئے خدمت دین کی ایک بہترین راہ یہ ہے۔ کہ وہ جامعہ احمدیہ کی سپیشل کلاس میں داخل ہو کر دینی تعلیم حاصل کریں۔ قرآن مجید۔ حدیث کلام اور فقہ وغیرہ مضامین اور عربی زبان میں دسترس حاصل کرنے کے علاوہ وہ چار سال کے اندر پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری بھی حاصل کر سکیں گے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ جب تک طلباء آتے رہیں۔ سپیشل کلاس جاری رہے۔ پس طلباء کے والدین کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں میں پائیدار دینی روح قائم کرنے کے لئے انہیں جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ اور طلباء کو بھی چاہیئے۔ کہ دین کے خادم بننے کے لئے اس آزمودہ راہ کو اختیار کریں۔"

(خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان۔)

جماعت احمدیہ لاہور کی سالانہ تبلیغی رپورٹ

از اپریل ۱۹۴۵ء تا مارچ ۱۹۴۶ء

اپریل ۱۹۴۵ء

اس ماہ حلقہ بھاٹی گیٹ میں چار تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ ایک تبلیغی جلسہ گنج (مغلپورہ) میں اور ایک اسلامیہ پارک میں۔ دو تبلیغی وفد حلقہ بھاٹی گیٹ کی طرف سے۔ اور ایک ایک وفد حلقہ جات دہلی دروازہ۔ سول لائن۔ نیلہ گنبد اور اسلامیہ پارک کی طرف سے بھیجا گیا۔ ایک صاحب نے بیعت کی۔

مئی ۱۹۴۵ء

حلقہ بھاٹی گیٹ کی طرف سے محلہ جات پیر زنگاں۔ راوی روڈ (تلہ) اور سلامت پورہ میں جلسوں۔ دعوتوں۔ اور وفود کے ذریعہ پیغام احمدیت پہونچایا گیا۔ جماعت احمدیہ گنج نے اپنا سالانہ جلسہ ۱۲-۱۳ اپریل کو منعقد کیا۔ ایک اجلاس میں ایک شیعہ سے مناظرہ ہوا۔ محلہ محمد گنج گڑھی شاہو میں ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ جس میں ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے تقریر کی۔ حلقہ سلطان پورہ نے ایک تبلیغی دعوت کا انتظام کیا جس میں غیر احمدی احباب کو مدعو کر کے پانچ گھنٹے تبلیغ کی گئی۔ حلقہ اسلامیہ پارک کی طرف سے تین وفود۔ اور حلقہ بھاٹی گیٹ کی طرف سے ایک وفد۔ حلقہ سلطان پور کی طرف سے چھ وفود تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ آریہ سماج کی طرف سے ڈی۔ اے۔ وی کالج ہوسٹل میں ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب پر لیکچر دئیے گئے۔ جن کے نوٹ لے کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیجے گئے۔ اس ماہ میں دو احباب نے بیعت کی۔

جون ۱۹۴۶ء

حلقہ گنج میں ہفت روزہ تبلیغی جلسے باقاعدگی سے جاری رہے۔ اس ماہ میں گنج کے احباب کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مخالفت از سر نو بیدار ہو گئی۔ انہوں نے ایک جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی جس پر ان میں سے بعض کو پولیس تھانہ میں لے گئی۔ اس پر اخبارات میں ہمارے اور پولیس کے خلاف بہت گند اچھالا گیا۔ حلقہ بھاٹی گیٹ کی طرف سے پانچ تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ حلقہ اسلامیہ پارک نے بھی ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ ایک غیر احمدی دوست کو چائے کی دعوت پر تبلیغ کی گئی۔ اس ماہ میں چوہدری عبدالستار صاحب پریذیڈنٹ حلقہ اسلامیہ پارک نے مجنون وار تبلیغ کا نمونہ دکھایا۔ آپ نے ایک تبلیغی بورڈ بنوایا۔ اور اس پر تبلیغی فقرات لکھ کر جگہ جگہ لگاتے رہے۔ شاہدرہ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس ماہ دو اصحاب نے بیعت کی۔

جولائی ۱۹۴۵ء

فتنہ کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے لئے Communism Research Committee بنائی گئی۔ جو آٹھ اراکین پر مشتمل ہے۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب اس کے پریذیڈنٹ۔ اور خاکسار سیکرٹری۔ اس ماہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا رویا انگلستان میں سیاسی انقلاب کے متعلق جب اپنی پوری شان سے پورا ہوا تو اس کی اشاعت کے لئے ایک پوسٹر اردو میں اور ایک انگریزی میں شائع کیا گیا۔ جو انگریزی طبقہ کے علاوہ یوم شکریہ کے دن گرجوں میں بھی تقسیم کیا گیا۔ حلقہ گنج کی طرف سے تین وفود دیہات میں بھیجے گئے۔ حلقہ بھاٹی گیٹ کی طرف سے ایک حلقہ محمد نگر سے ایک۔ اسلامیہ پارک سے ایک۔ اور حلقہ سول لائن سے ایک ایک وفد بھیجا گیا۔ حلقہ بھاٹی گیٹ میں تین جلسے منعقد کئے گئے۔ ۱۵ جولائی کو نظارت دعوت و تبلیغ کی ہدایات کے مطابق یوم تبلیغ منایا گیا۔ احباب نے اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کی۔ نیز مرکز سے لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا۔ اس ماہ میں دو اصحاب نے بیعت کی

اگست ۱۹۴۵ء

حلقہ بھاٹی گیٹ کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ دہلی دروازہ اور اسلامیہ پارک کی طرف سے وفود بھیجے گئے۔ اس ماہ میں تین اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ ٹریکٹ "ندائے ایمان" اقبال اور مولانا مودودی کے معتقدوں میں تقسیم کئے گئے گاندھی جی کے متعلق حضور کے رویا کا ٹریکٹ تقسیم کیا گیا۔

ستمبر و اکتوبر ۱۹۴۵ء

حلقہ گنج کی طرف سے دو تبلیغی ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ شاہدرہ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔

نومبر و دسمبر

حلقہ اسلامیہ پارک میں ایک دعوت کا انتظام کیا جس میں سول سکرٹریٹ اور نواں کوٹ کے چند معززین شامل ہوئے۔ ۱۹ نومبر کو وائی ایم سی اے ہال میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جلسہ سالانہ قادیان کے سلسلہ میں ایک پوسٹر انگریزی اور ایک اردو میں شائع کیا گیا۔

جنوری ۱۹۴۶ء

حلقہ محمد نگر کی طرف سے ایک وفد تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ ایک بھائی نے بیعت کی۔

فروری و مارچ

جماعت احمدیہ شاہدرہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد یار صاحب عارف۔ گیانی احمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگا نے تقریریں کیں۔ جماعت احمدیہ توپ خانہ نے بھی اپنا تبلیغی جلسہ کیا۔ جس میں ملک عبدالرحمن صاحب خادم مولوی محمد یار صاحب عارف اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقاریر کیں۔ حلقہ بھاٹی گیٹ میں ایک تبلیغی دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے تقریر کی۔ حلقہ سلطان پورہ کی طرف سے چار بھاٹی گیٹ کی طرف سے چار۔ اسلامیہ پارک کی طرف سے چار۔ اور حلقہ محمد نگر کی طرف سے تین وفود تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود منایا گیا۔ ایک ٹریکٹ "نشان رحمت" کے عنوان سے چھپوا کر شائع کیا۔ تین اصحاب نے بیعت کی۔

احباب کے وعدے

شروع سال میں احباب سے تحریری وعدے لئے گئے۔ کہ وہ چار ماہ میں کم از کم ایک نیا احمدی بنانے کی اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے۔ ہر پندرہ روز کے بعد وعدہ کنندگان سے ان کی تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ لی جاتی رہی۔

اعتراضات

حضرت امیرالمومنین کی ایک یہ ہدایت تھی۔ کہ دوران تبلیغ میں جو اعتراضات ہوں ان کو اکٹھا کر کے مرکز میں بھیجا جائے حضور کے ارشاد کے مطابق ہر ماہ اعتراضات حضور کی خدمت میں بھیجے جاتے رہے

عبدالرشید قریشی۔ آرگنائزنگ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

صوبہ بہار اور چھوٹا ناگپور کی احمدی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

یتیم بچوں کی فہرستیں جلد بھجوائی جائیں

یتیم بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کی نسبت تفسیر کبیر کے مضمون کو پڑھ کر جو "الفضل" مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء میں نقل ہوا ہے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ بہار معہ چھوٹا ناگپور کے کارکن جلد سے جلد ایسے یتیم بچوں اور بچیوں کی فہرست بنا کر عاجز کے پاس بھیج دیں۔ جن کی تعلیم و تربیت کا اور خبر گیری و نگرانی کا بہتر اور مناسب سامان نہیں ہو رہا ہے۔ مع کوائف اور عمر وغیرہ کے۔ اور ساتھ ہی ایسے احباب جماعت کے اسم گرامی اور پتے سے بھی آگاہ کریں۔ کہ جو یتیموں کی خبر گیری اور تعلیم و تربیت کے لئے اپنی اولاد کی طرح آمادہ اور تیار ہوں۔ کچھ ضروری نہیں کہ ایسے احباب امیر ہی ہوں۔ ہر خوش مقدرت احباب کو یہ خیال کر کے کہ اگر انہیں ایک اولاد خدا تعالیٰ اور بھی دیدے۔ تو جس طرح وہ اس کی تعلیم و تربیت کریں گے۔ اسی طرح خدا کی رضامندی کے لئے یتیم بچے کی نگہبانی اور تعلیم و تربیت کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ خدا ان کے مالوں میں برکت دیگا۔ ایسے احباب سے یہ دریافت کر کے بھی اطلاع دی جائے کہ وہ کتنے بچوں کی نگرانی کریں گے۔ بندہ سید وزارت حسین پراونشل امیر جماعت احمدیہ کالونی سعدی پور مونگیر صوبہ بہار

ہندوراج کے منصوبے

مسلمانانِ ہند اس وقت جس نازک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ فی زمانہ اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ ان کو اغیار کی ریشہ دوانیوں خفیہ منصوبوں اور مخفی چالوں سے آگاہ کر کے اس قابل بنا دیا جائے۔ کہ وہ ہر قسم کے خطرہ سے بچ جائیں۔ چونکہ برادرانِ وطن کے خوفناک ارادوں اور ہلاکت آفرین منصوبوں سے ہر شخص واقف نہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں مشہور اور مقبول عام کتاب "ہندوراج کے منصوبے" پڑھائی جائے۔ اور ہر ایک خواندہ و ناخواندہ مسلمان کو اس کے مطالب سے واقف و آگاہ کر دیا جائے۔

یہ کتاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کی اجازت پسندیدگی اور خواہش کے مطابق ملک فضل حسین صاحب نے لکھی تھی اور ایسے وقت لکھی اور شائع کی تھی۔ جبکہ مسلمانوں کا ایک اچھا خاصا گروہ کانگرس کے ساتھ مل کر اسلامی مفاد کے لئے ضرر رساں بن رہا تھا۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس کتاب کی اشاعت کے بعد ان میں سے کئی ایک اغیار کی چالوں سے آگاہ ہو کر صحیح راستہ پر گامزن ہو گئے۔ یہ کتاب کس قدر مفید ضروری اور مسلمانانِ ہند کے لئے فائدہ بخش ہے۔ اس کے متعلق حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی رائے عالی کا مطالعہ کافی ہوگا۔ حضور انور فرماتے ہیں:۔

"میاں فضل حسین صاحب نے مجھ سے اجازت لے کر یکہ میری پسندیدگی اور خواہش کے مطابق ایک کتاب "ہندوراج کے منصوبے" لکھی ہے۔ افسوس کہ اس وقت تک کم فرصتی کی وجہ سے میں اسے پڑھ نہیں سکا تھا۔ اب اس کتاب کو دیکھنے کے بعد میں اس کے متعلق اپنی رائے لکھتا ہوں۔ کہ یہ کتاب نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ اور اس میں اس امر کو واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کے تمام لیڈر مذہبی ہوں۔ کہ سیاسی صرف اس امر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ کہ ہندوستان میں ویدک راج جاری کیا جائے۔ تبلیغ اسلام کو جبراً روکا جائے۔ اور مسلمانوں کو تنگ کر کے یا اس ملک سے نکال دیا جائے یا انہیں شدھ کر لیا جائے۔ اس کتاب میں اس قدر حوالہ جات ہندوؤں کے درج کئے گئے ہیں۔ کہ ان کو پڑھ کر اس حقیقت سے انکار ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوؤں کا ایک بڑا طبقہ ہندوستان سے اسلام کو مٹا دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ میرے نزدیک یہ کتاب اس قابل ہے۔ کہ ہر مسلمان اپنے بچوں کو اس کا مطالعہ کرائے۔ اور اس کے مطالب یاد کرائے۔ تا کہ آئندہ نسلیں ہندوؤں کے منصوبوں سے آگاہ ہو جائیں۔ سکولوں اور کالجوں کے مسلمان طلباء میں اسکی اشاعت بہت مفید ہو سکتی ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ بنگالی سندھی۔ مالاباری۔ پشتو اور فارسی میں اس کا ترجمہ کر کے اس کے مطالب سے تمام ہندوستانی مسلمانوں کو واقف کیا جائے۔"

اس کتاب کے نافع للناس ہونے کا یہ بھی ایک بدیہی ثبوت ہے۔ کہ یہ چند ماہ ہی میں آٹھ مرتبہ چھپوائی گئی۔ جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔ بعد میں اس کا مرہٹی اور انگریزی زبان میں بھی ترجمہ ہوا۔ اور اس کے بعض حصص گجراتی اور سندھی زبان کے اخباروں میں بھی ترجمہ ہو کر شائع ہوئے۔ چونکہ ابھی تمام مسلمان اغیار کی خفیہ چالوں اور دلی منصوبوں سے واقف نہیں ہو سکے۔ اس لئے ابھی اس امر کی اشد ضرورت ہے۔ کہ اس کتاب کو کثرت کے ساتھ مسلمانوں میں شائع کیا جائے۔ اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ تمام ہندوستانی مسلمانوں کو اس کے مطالب سے واقف و آگاہ کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب اسے نویں بار بڑے اہتمام سے شائع کیا جا رہا ہے۔

پہلے تو یہ معمولی کاغذ پر ہی چھپتی رہی ہے۔ مگر اس دفعہ نہایت عمدہ اور قیمتی کاغذوں پر چھپوائی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی بھی عمدہ ہے۔ حجم ۲۱۲ صفحہ۔ اور کاغذ بے حد گراں ہونے پر بھی قیمت عام اشاعت کی غرض سے بہت کم۔ یعنی فی نسخہ صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ اور جو دوست اسے مفت تقسیم کرنے کے خواہاں ہوں۔ انہیں فی نسخہ ۱۲ار کے حساب سے ہی دے دیا جائیگا۔

نیز خدام الاحمدیہ کے نوجوان ممبر اور سکولوں کالجوں کے مسلمان طلباء اور لجنہ اماء اللہ کی خواتین ممبرات بھی اس رعایتی قیمت سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔

"پلین آف دی ہندوراج"

اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کی تھوڑی سی تعداد باقی ہے۔ ضرورت مند احباب دو روپیہ فی نسخہ کے حساب سے منگوا سکتے ہیں۔ جو مفت تقسیم کرنے والوں کو ڈیڑھ روپیہ میں دے دیا جائیگا۔

یہ انگریزی ایڈیشن کیسا ہے؟ اس کے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

کی مندرجہ ذیل رائے پڑھ لینا کافی ہوگی۔ فرمایا:۔

"ملک فضل حسین صاحب ایک خاموش مگر ٹھوس کام کرنے والے انسان ہیں۔ اور کثرت مطالعہ کی وجہ سے بہت مفید ذخیرہ جمع کر دینے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ گذشتہ ایام میں ان کی ایک کتاب "ہندوراج کے منصوبے" حصہ اول شائع ہوئی تھی۔ اب ملک صاحب کی اس قابل قدر تصنیف کا انگریزی میں ترجمہ بھی شائع ہو گیا ہے۔ کتاب کے حقیقی محاسن کے علاوہ اس ترجمہ کی طباعت اور کاغذ وغیرہ بھی بہت عمدہ ہیں۔ اس قسم کا لٹریچر ملک کے فرقہ وارانہ حالات کے سمجھنے اور مسلمانوں کے مطالبات کی ضرورت اور معقولیت کا اندازہ کرنے کے لئے بہت مفید اور ضروری ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس مفید کتاب کے انگریزی ترجمہ کو انگریزی خواں طبقہ میں شائع کر کے ملک و قوم کی خدمت میں ایک ضروری حصہ لینے والے ثابت ہوں گے۔"

اس کے علاوہ کتاب ہذا کے دوسرے مقبول عام حصہ کی بھی چند سو کاپیاں برائے فروخت موجود ہیں۔ جس کا نام ہے

ہندو سیاست کے داؤ پیچ

یہ کتاب کیسی ہے۔ اور کس قدر مفید ہے۔ اس کے متعلق بہت سی آراء میں سے فی الحال حضرت مولٰنا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی رائے ذیل میں ملاحظہ ہو۔ فرمایا:۔

"مکرمی ملک فضل حسین صاحب کی کتاب "ہندوراج کے منصوبے" کا حصہ دوم میں نے بڑے غور کے ساتھ اول سے آخر تک پڑھا۔ پہلے حصہ کے پڑھنے سے دوسرے حصے کی نسبت جو توقعات پیدا ہوئی تھیں۔ الحمد للہ کہ ان سے بہت بڑھ کر اس (دوسرے حصہ) کو پایا۔ پڑھتے ہوئے جناب ملک صاحب کے لئے دل سے دعائیں نکلتی رہیں۔ پہلے حصہ کے جس قدر دعاوی اور سرخیاں اور عنوان تھے۔ ان میں سے ہر ایک کو پڑھ کر کچھ کچھ امید ہو سکتی تھی۔ کہ کوشش سے شاید کسی ہندو کی تحریر سے شاذ و نادر طور پر اس کا ثبوت مل جائے۔ مگر اس دوسرے حصہ کے اکثر دعاوی اور سرخیاں اور عنوان ایسے ہیں۔ کہ ان کو پڑھ کر یہی خیال آتا ہے۔ کہ اس کی نسبت کسی ہندو کا اقبال اور اقرار صراحۃً تو درکنار اشارۃً بھی اس کی تائید کسی ہندو کی تحریر سے نکالنی سخت مشکل ہے۔ مگر جس طرح پہلے حصہ میں ہر عنوان کے بعد جب اسی عنوان کے متعلقہ مضامین کو پڑھا جاتا ہے۔ تو چوٹی کے متعصب ترین ہندو مسلمہ لیڈروں کی اپنی تحریرات سے اسی عنوان کے ثبوت اور اقرار و تسلیم کا ایک دریا بہتا ہوا نظر آتا تھا۔ اسی طرح اس دوسرے حصے کے ہر ایک عنوان کی متعلقہ تحریرات کو پڑھ کر ایسا معلوم ہونے لگتا ہے۔ کہ غیر مترقب چیز دستیاب ہی نہیں ہو گئی بلکہ اس کے انبار لگا دیئے گئے ہیں اور غیر ممکن کو ممکن ہی نہیں بلکہ اس کی جھولیاں بھر دی گئی ہیں۔

اور پھر طرفہ یہ ہے کہ وہ اقرار و تسلیمات نہ معمولی ہندوؤں کے ہیں۔ اور نہ غیر متعصبوں کے بلکہ چوٹی کے مسلمہ لیڈروں اور مشہور ترین متعصبوں کی شائع کردہ تحریرات جن میں صراحتہً ان عنوانوں کا اعلان ہے۔ اور یہ امر اس حصہ کی شان کو نہائیت اعلیٰ کر دیتا ہے۔ اور جناب ملک صاحب کی محنت شاقہ کو آنکھوں کے سامنے لا دیتا ہے۔ خداوند کریم ملک صاحب کو اس خدمت عظیمہ اسلام کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور اپنی قبولیت کا نشان اپنی سنت کے مطابق اس طریق پر ظاہر فرما دے۔ کہ اہل اسلام کے ہر فرد کے دل کو اس کی طرف منعطف فرما دے تاکہ وہ اس کو خرید کر پڑھے۔ اور پھر اس کے ہتھیاروں کے ساتھ مسلح ہو کر اسلام کی تائید کے لئے میدان میں نکلنے کے قابل ہو کر دَ اَعِدُّ وا مَا استطعتم کا امتثالی کرنے والا ہو جائے آمین۔

یہی نہیں اس طور کی اور بھی متعدد انبیاء و بزرگان سلسلہ و غیر احمدی ایڈیٹروں لیڈروں اور مدبروں کی نقل کی جا سکتی ہیں۔ اس کتاب کے محاسن

و فوائد کا بآسانی علم ہو سکتا ہے۔ مگر فی الحال یہی کافی ہیں۔ امید ہے۔ ایسا ضروری اور نہائیت ہی اہم اور بروقت کی چیز کو نہ صرف مرد بلکہ خواتین بھی منگوائیں گی۔ اور پڑھیں گی بڑے بوڑھے ہی نہیں بلکہ نوجوان بھی اس کے مطالب و معانی سے پوری پوری واقفیت حاصل کریں گے۔

صرف احمدیوں ہی کو نہیں۔ بلکہ غیر احمدیوں کو بھی اس نقاب سے روشناس کرواکر اس کے مطالعہ کی پُر زور تحریک کرنا چاہیئے۔

قیمت حصہ اول ایک روپیہ۔ رعائتی ۱۲؍ قیمت انگریزی ایڈیشن عا رعائتی ڈیڑھ روپیہ۔ قیمت حصہ دوم ۱۰؍ آنے رعائتی قیمت سے فائدہ اُٹھانے والے اپنے اپنے ہاں کے سیکرٹری جماعت کی معرفت باہم مل کر آرڈر بھجوائیں۔ تاکہ محصول ڈاک میں بھی کفائیت ہو۔

خاکسار مہتمم صیغہ نشر و اشاعت قادیان،

کارکنان کی فوری ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں محرک یا سی کارکنان کی فوری ضرورت ہے اُمید وار خوشخط ہو۔ صحت اچھی ہو۔ محنتی اور دیانتدار ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

قادیان میں رہائش کے خواہشمند احباب اس طرف خاص توجہ کریں۔ اور اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ (عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ مقاطعہ

میاں محمد عبد اللہ ساکن کوٹ رحمت خان کو اس جرم کی بناء پر سزا مقاطعہ ہوئی تھی۔ کہ وہ نظام سلسلہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جماعت مقامی سے عدم تعاون کے مرتکب ہوئے۔ اور ملک محمد یوسف وغیرہ مخرجین کے ساتھ تعلقات قائم رکھے۔ اور اُن کے امام الصلوٰۃ بنے ہوئے تھے۔ مقامی طور پر اُن کے مقاطعہ کا اعلان کرایا جا چکا ہے۔ اب بذریعہ اخبار دوسری جماعتوں کی آگاہی کے لئے محمد عبد اللہ صاحب مذکور کے مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے:۔ (ناظر امور عامہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

مسجد احمدیہ سرینگر کیلئے چندہ اور احمدی احباب

خاکسار عرصہ دو ماہ سے ضلع سیالکوٹ میں فراہمی چندہ برائے تعمیر مسجد احمدیہ سرینگر و مہمانخانہ جس کی اجازت جناب ناظر صاحب بیت المال سے حاصل ہو چکی ہے۔ دورہ کر رہا ہے۔ اور دورہ ختم کرنے پر قادیان کی مجلس مشاورت میں شریک ہونے کے بعد واپس کشمیر جائیگا۔ خاکسار ان دوستوں کا نہائیت شکرگذار ہے۔ جنہوں نے اس کارِ خیر میں مالی امداد دے کر میرے سفر کو بیرنگ میں آسان کیا۔ اللہ تعالیٰ اِن کو دین کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا کرے

اس سلسلہ میں بعض احباب نے کچھ رقم تو ادا کر دی ہے۔ اور بقایا کی ادائیگی کا وعدہ مجلس مشاورت پر کیا ہے۔ اور بعض احباب کا سالم وعدہ باقی ہے ان تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حسب وعدہ مجلس مشاورت پر قادیان میں خاکسار کو اپنے اپنے وعدوں کا بقایا ادا کریں۔ خاکسار مہمانخانہ میں سکونت پذیر ہو گا۔ (خاکسار خواجہ صدر الدین سیکرٹری احمدیہ مسجد کمیٹی سرینگر کشمیر

اطفالِ احمدیہ کے مربی اصحاب سے گذارش

مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے ۹۲ صفحات کا امتحان ۱۰؍ مئی ۲۵ھ / ہجرۃ ۲۶ بروز جمعتہ المبارک کو ہوگا۔ کیا آپ فہرست امیدواران امتحان ارسال فرما چکے ہیں؟ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۴۲۱ منکہ چوہدری محمد اختر ولد چوہدری عبد العزیز صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ / ۱۳۲۵ ہش ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ نقد -/۴۰۰ روپیہ ایک مکان مشترکہ میرا اور میرے چھوٹے بھائی محمد یحییٰ صاحب کا قیمتی ۱۲ سو روپیہ ایک مکان مشترکہ چچا اور بھائیوں میں مشترکہ ہے قیمتی اندازاً ۱۰۰۰ اس میری جائداد کی کل قیمت -/۱۵۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میرا گذارہ -/۱۷۵ روپیہ ماہوار تنخواہ پر ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: محمد اختر آئی۔ اے۔ او۔ سی۔ ریکارڈ آفس جبلپور۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل معتبر پریذیڈنٹ جبلپور گواہ شد: عبد اللہ خان سیکرٹری مال

نمبر ۹۱۱۶ منکہ محمد خان ولد غلام حیدر صاحب قوم چھمبٹ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن سدہر ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ / ۱ / ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں نقد رقم مبلغ -/۲۰۰ روپے اور اراضی جدی جو کہ ورثہ میں ملی ہے: ۱۲ بیگھے قیمتی -/۲۴۰۰ نوٹ:۔ زمین سوائے ایک کنال کے باقی سب بارانی ہے۔ اس وقت تنخواہ ۴/۷۲ ہے۔ اس مندرجہ بالا رقم اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور زمین کی قیمت کا

۱/۲ حصہ -/۲۴۰ روپے نقد ادا کر دونگا۔ کیونکہ زمین کے متعلق وارث رخنہ انداز ہیں۔ اور اس تھوڑی سی زمین کے لئے ہبہ کر کے دینا بھی صدر انجمن احمدیہ کو تکلیف دینا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کرونگا۔ تو اس کی اطلاع دینا ہوگا۔ اس کے سوا اگر میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی ۱/۲ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد خان احمدی بقلم خود حال پاپیلوروس گواہ شد شبیر دل احمدی گواہ شد احمد دین احمدی گواہ شد محمد یوسف احمدی

نرینہ اولاد کی شرطیہ دوائی

نرینہ اولاد کے لئے مجرب اکسیر ہے۔ اشتہاری تلخ تجربہ اٹھائے ہوئے اصحاب کے یقین کے لئے اس معاہدہ کے ساتھ یہ دوا دی جاتی ہے۔ کہ لڑکی پیدا ہونے پر قیمت واپس کر دی جاوے گی۔

قیمت مکمل کورس ۱۲ روپے۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کو دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ } دواخانہ خدمت خلق قادیان

بالکل تیار فوراً طلب کیجئے

موتی دانت پوڈر کے اجزا نایاب ہونے سے تقریباً ایک سو آرڈر بغیر تعمیل کے پڑے تھے۔ لگاتار ایک سال کی کوششیں اور بڑی جدوجہد کے بعد اسکے اجزاء مہیا ہوئے ہیں لہذا حاجتمند دوست فوراً طلب کرلیں معلوم نہیں کہ پھر کب تیار ہو کیونکہ اسکے اجزاء اب بھی کمیاب ہیں موتی دانت پوڈر ہلتے دانتوں کو فولاد کی طرح مضبوط بناتا ہے دانتوں کی میل کو دور کر کے موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ گوشت خورہ۔ دانتوں میں سے خون یا پیپ کا آنا میل جمنا یا دانتوں کا رنگ زرد ہونا اور منہ سے پانی آنا غرضیکہ جملہ امراض دندان کیلئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر ہے قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے ایک روپیہ دو آنے محصول ڈاک علاوہ

جناب لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ اسسٹنٹ سرجن جالندھر سے لکھتی ہیں کہ مجھے اسکے اظہار میں خوشی ہے کہ آپکا موتی دانت پوڈر بہت ہی مفید ہے لہذا دو شیشیاں اور بذریعہ وی پی بھیج دیجئے۔"

ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت

مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان۔ کو مندرجہ ذیل

ہوشیار۔ محنتی اور دیانتدار کاریگروں اور دیگر سٹاف

کی فوری ضرورت ہے:-

(۱) ورکشاپ انچارج (۵) سٹورکیپر

(۲) مولڈر (۶) چپڑاسی

(۳) پیٹرن میکر (۷) چوکیدار

(۴) پیٹرن لگانیوالے (۸) اوورسیر جو بلڈنگ کے کام سے خوب واقف ہو

تمام درخواستیں بنام سید عبدالحی آف منصوری انجینئرنگ ڈائرکٹر آنی چاہئیں

دس انگریزی تبلیغی کتابیں تین روپیہ میں

اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد	۱-۲-۰
پیارے امام کی پیاری باتیں	۱-۰-۰
نماز مترجم بالتصویر	۰-۴-۰
پیغام صلح و دیگر مضامین	۰-۴-۰
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے نظیر کارنامے	۰-۴-۰
دنیا کا آئندہ مذہب آسمانی پیغام	۰-۴-۰
دونوں جہاں میں فلاح پانیکی راہ	۰-۴-۰
نظام نو دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ	۰-۴-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات	۰-۲-۰
	۴-۰-۰

جملہ دس کتابوں کا سیٹ معہ ڈاک خرچ تین روپے میں پہنچا دیا جائیگا۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور رجسٹرڈ ضعف جگر بڑھی ہوئی تلی پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ معدہ کی جلن خارش دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے معدہ کی خرابی کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بےقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔ نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک

المشتہر ڈاکٹر نور محمد بخش مینیجر عرق نور قادیان پنجاب

شہرہ اکسیر بصر

پیدائشی نقص یا پانے موتیا بند کے سوائے جس میں کہ آپریشن ناگزیر ہو ہر ایک باقی تمام امراض کے لئے بیحد مفید و بے نظیر ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے } علاوہ محصولڈاک۔

حمید فارمیسی قادیان

بابت امور عامہ

جائداد کی خرید فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ

قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی۔ ۹ اپریل مسٹر جناح نے آج شام ان تمام مسلم لیگی ایم۔ ایل۔ اے اصحاب کو جو یہاں کنونشن کے سلسلے میں آئے ہوئے ہیں۔ ایٹ ہوم دیا۔ اور فرداً فرداً ہر ایک مہمان سے باتیں کیں۔ تمام کے تمام حاضرین نے ایک اقرار نامے پر دستخط کئے۔ جس کا مضمون یہ ہے۔ ”مسلم لیگ ہمارے لئے جو حکم صادر کرے گی۔ ہم اسے بلا چون وچرا بجا لائیں گے۔

قاہرہ ۸ اپریل یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ مصر اور یمن کے درمیان میثاق مودت کا مسودہ مکمل ہو چکا ہے۔ جس پر جمعرات کو دستخط ہو جائیں گے۔

قاہرہ ۹ اپریل مصر میں اس وقت ساڑھے سات لاکھ یورپین موجود ہیں۔ جنہیں اپنے مستقبل کی تشویش لاحق ہو رہی ہے۔

نئی دہلی ۹ اپریل۔ مسلم لیگی ارکان مجالس وضع آئین کے کنونشن کا کھلا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ جس میں اصل قرارداد پر بحث کی گئی۔ اس قرارداد کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان کو لازمی قرار دیا جائے اور پاکستان اور ہندوستان کے لئے دو الگ الگ دستور ساز اسمبلیاں ہوں۔

ساؤتھ ہمپٹن ۸ اپریل۔ سات سو برطانی سپاہی۔ آج صبح پی اینڈ او کمپنی کے جہاز ”کارفو“ سے واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔ یہ جہاز ۲۶۹۰ افسروں اور سپاہیوں کو لے کر آج دوپہر کے بعد یہاں سے روانہ ہونے والا تھا۔ یہ لوگ مشرق وسطےٰ اور مشرق اقصےٰ کی برطانی فوجوں میں شامل ہیں۔ اور چھٹی لے کر گھر آئے ہوئے تھے۔ انہیں شکایت ہے کہ جہاز میں جگہ بالکل ناکافی دی گئی ہے۔ اور انتظام ناقص ہے۔

قاہرہ ۹ اپریل۔ انگلستان نے شرق اردن کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے۔ اس پر ساری عربی دنیا عدم استحسان کا اظہار کر رہی ہے۔ جمعیت اتحاد عرب کو لبنان کے نمائندے نے اس مضمون کی یادداشت بھیجی ہے کہ ایسے موقعہ پر جب کہ تمام کے تمام بلاد عربیہ آزادی کے لئے مصروف جدوجہد ہیں شرق اردن نے اپنے ملک میں انگریزی فوج کی تعداد کثیر رکھنا منظور کر لیا ہے۔ جس سے شرق اردن کے علاوہ نواحی مملکتوں کی آزادی بھی خطرے میں پڑ گئی ہے۔

طہران ۹ اپریل۔ ایران کی مسلح پولیس نے فوری اقدام کر کے ایرانی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک وسیع سازش کو دبا دیا ہے۔

شنگھائی ۹ اپریل۔ اتحادی اقوام کی امدادی کمیٹی چین میں قحط کا مقابلہ کرنے کے پیش نظر ہوائی جہازوں کے ذریعہ خوراک کی تقسیم کا انتظام کر رہی ہے۔ چین میں اس حد تک قحط پڑ چکا ہے۔ کہ لاکھوں اشخاص گھاس جڑیں۔ اور گندی اشیاء کھا رہے ہیں۔

دہلی ۹ اپریل ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ عورتوں کی امدادی فوج (ریکائیوں کی جماعت) آج توڑ دی گئی ہے۔

لاہور ۹ اپریل۔ حکومت پنجاب نے ایک حکم کے ذریعہ اچھوتوں کو پبلک کنوؤں سے پانی بھرنے کا پورا پورا حق دے دیا ہے۔ سرکاری بیگار کا طریقہ دیہات میں بسنے والے اچھوتوں کے لئے خاص طور پر تکلیف دہ تھا۔ اسے خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ پرائمری جماعتوں تک اچھوتوں سے کوئی فیس نہ لی جائے گی بلکہ انہیں کتابیں اور لکھنے پڑھنے کا سامان بھی مفت دیا جائے گا

دمشق ۹ اپریل۔ وزیر اعظم شام نے کل ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ غیر ملکی فوجیں شام سے ۱۵ اپریل تک ہٹ جائیں گی۔ اس خوشی میں سارے ملک میں ۱۸ اور ۱۹ اپریل کو ایک تقریب منائی جائے گی۔

نیویارک ۹ اپریل۔ روسی نمائندہ کی اس دھمکی سے بہت بے چینی پھیل رہی ہے کہ ایران کے مسئلہ کو سیکورٹی کونسل کے ایجنڈے سے نکال دیا جائے۔ سیاسی حلقوں میں سوویٹ کے اس مطالبہ کو سمجھوتے کی سپرٹ کے منافی تصور کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ ہفتہ کونسل نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ سوویٹ کی طرف سے اس امر کا یقین دلانے پر کہ ایران سے روسی فوجیں نکالی جا رہی ہیں۔ ایران کے سوال کو فی الحال ۶ مئی تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ کیونکہ روسی وعدے کے مطابق اس وقت تک ایران کو بالکل خالی کر دیا جائے گا۔ مگر سوویٹ نمائندہ ایم گرومیکو نے سیکیورٹی کونسل کے سیکرٹری جنرل کو لکھ دیا ہے۔ کہ کونسل کا یہ فیصلہ غلط اور جمعیت متحدہ اقوام کے چارٹر کے منافی تھا۔ اس لئے سوویٹ حکومت اس امر پر مُصِر ہے کہ ایران کا مسئلہ ایجنڈا سے خارج کر دیا جائے۔

لنڈن ۹ اپریل وزارتی مشن کے متعلق لنڈنی اخبارات اس قسم کی سرخیاں دے رہے ہیں۔ کہ وزارتی مشن ناکام رہا۔ ہندوستان کو چاندی کی پلیٹ میں آزادی پیش کی گئی تھی اگر وہ اسے نہ لیں۔ تو ان کا اپنا قصور ہے

اندور ۹ اپریل۔ گوالیار سے فرقہ وارانہ فساد کی اطلاع ملی ہے جس سے ۱۷ اشخاص ہلاک اور ۳۲ زخمی ہو گئے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔

لاہور ۶ اپریل۔ سونا ۸-۴-۹۶ روپے۔ چاندی ۱۶۴ روپے۔ پونڈ ۴-۰-۷۶ روپے

امرتسر ۹ اپریل سونا ۱۲-۹۹ روپے چاندی ۱۶۴ روپے۔ پونڈ ۰-۴-۷۶ روپے

لاہور ۹ اپریل۔ گورنمنٹ ہند نے پونے تین فیصدی سود پر ۳۰ کروڑ روپیہ قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

کارڈف ۹ اپریل۔ ویلز کے مشہور قومی اخبار ”ویسٹرن میل“ نے ایک مکتوب شائع کیا ہے جس میں مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے ایک خاص انٹرویو کی تفصیل شائع کی ہے۔ اس میں دریافت کیا گیا۔ کہ یو۔ پی اور نیپال کا مشترکہ ہندو بلاک شمال مغربی۔ اور شمال مشرقی پاکستانی علاقوں کے مواصلات میں شدید رکاوٹ پیدا کر دے گا۔ اس مشکل کو مسلم لیگ کس طرح حل کرے گی؟ مسٹر جناح نے جواب دیا۔ کہ شمال مغربی اور شمال مشرقی پاکستان کو ملحق کرنے کے لئے ایک وسیع راستہ کی ضرورت ناگزیر ہوگی جس طرح نہر سویز کی حفاظت کی جاتی ہے اسی اصول پر اس راستے کی محافظت بھی ہوگی۔

پیرس ۹ اپریل۔ فرانسیسی دفتر خارجہ کے ایک افسر نے بیان کیا ہے۔ کہ اگر کوئی عرب ملک مفتی فلسطین حاجی امین الحسینی کو پناہ دینے کے لئے تیار ہے۔ تو فرانس مفتی اعظم کے اس ملک میں پہنچنے کے لئے سدِ راہ نہ ہوگا۔ افسر مذکور نے بتایا کہ مفتی اعظم ہر وقت پولیس کی حفاظت میں رکھے جاتے ہیں۔ وہ قید نہیں۔ نہ ان کی نقل وحرکت پر کسی قسم کی پابندی ہے۔ بلکہ پولیس کا تعین ان کی ذاتی حفاظت کے لئے ہے۔

طہران ۹ اپریل۔ مصدقہ اطلاعات مظہر ہیں کہ روسی فوجوں نے روس کے قریب صوبہ گیلان کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ تین دن ہوئے۔ روسی جہازوں نے اس علاقہ میں اشتہار پھینکے۔ جن میں باشندگان گیلان کا تعاون کے لئے شکریہ ادا کیا گیا۔ اور وداعی سلام کیا گیا تھا۔

لکھنؤ ۹ اپریل۔ یو۔ پی اسمبلی کا پہلا اجلاس ۲۵ اپریل کو لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجلاس صرف ایک ہفتہ جاری رہے گا۔ سپیکر کے انتخاب کے علاوہ وزراء کی تنخواہوں کے بل میں ترمیم کی جائے گی۔

نئی دہلی ۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۲ اپریل کو ہی منعقد ہوگا۔ اور ان تاریخوں میں کوئی ردوبدل نہ ہوگا۔

لاہور ۹ اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ سول سپلائی نے ایک اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب کے راشن شدہ شہروں میں گندم کی جو تعداد گھٹائی گئی تھی۔ اس میں اب پھر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور گندم کا راشن اب پچاس فیصدی کی بجائے ۶۶ فیصدی ملا کرے گا۔

بنارس ۹ اپریل کل رات کو شہر میں زبردست بارش ہونے سے ایک نہایت ہی تباہ کن طوفان آیا۔ جس کے نتیجے کے طور پر بنارس کا شہر پورا ایک گھنٹہ کے لئے الہ آباد۔ لکھنؤ اور پٹنہ سے بالکل کٹ گیا۔ اس طوفان سے چار آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۹ اپریل۔ جنگ ختم ہونے کے بعد جرمنی پر پھر ایک بہت بڑا ہوائی حملہ رائل ایئر فورس نے ۸ اپریل کی رات کو کیا۔ جس میں ۸۸ بمبار ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ یہ حملہ شمالی جرمنی میں بحیرہ شمالی کی بندرگاہ ہیلیگولینڈ پر کیا گیا تھا۔ پچھلے سال اپریل میں ایک ہزار ہوائی جہازوں نے اسی بندرگاہ پر حملہ کر کے اسے برباد کر دیا تھا۔ صرف ایک حصہ خستہ حالت میں باقی بچ رہا تھا۔ کہ اسے بمباروں نے اس حصہ کو بھی اڑا دیا۔